حجّاج بیت اللہ الحرام کے نام

امام خمینیؒ کا پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام کی عظیم عید، عید قرباں کی آمد پر تمام مسلمانوں کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔ یہ وہ عید ہے جو باخبر انسانوں کو" ابراہیمی قربانگاہ کی یاددلاتی ہے۔ وہ ابراہیمی قربان گاہ جو آدمؑ واصفیاء واولیاء خدا کے فرزندوں کو خدائے عظیم کی راہ میں فداکاری اور جہاد کادرس دیتی ہے۔ اس عمل کے عمیق توحیدی اور سیاسی پہلوؤں کو انبیاء عظام، اولیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اللہ کے خاص بندوں کے سوا کوئی دوسرا انسان درک نہیں کرسکتا۔ اس فرزند توحید وبت شکن جہاں (حضرت ابراہیمؑ) نے ہمیں اور تمام انسانوں کو یہ سبق دیا ہے کہ اللہ کی راہ میں قربانی پیش کرنا توحیدی اورعبادی پہلو سے زیادہ سیاسی اور اجتماعی پہلوؤں کا حامل ہے۔ قربانی کا یہ عمل ہمیں اور تمام انسانوں کو یہ درس دیتا ہے کہ اپنے عزیز ترین ثمرۂ حیات راہ خدا میں قربان کرکے عید مناؤ اور اپنے عزیزوں کو قربان کرکے دین خدا اور عدل الٰہی کو قائم کرو۔ تمام ذریت آدمؑ کو یہ سکھلاتا ہے کہ" مکہ ومنیٰ" عاشقان الٰہی کی قربان گاہ ہے۔ یہ توحید کی نشرواشاعت اور کفروشرک کے نیست ونابود کرنے کی جگہ ہے۔ اپنی جان اورعزیزوں سے وابستگی بھی شرک ہے۔" راہ حق" میں جہاد کی تعلیم دینے والا فرزندان آدمؑ کو یہ سبق دیتا ہے کہ اس"عظیم مقام" سے بھی لوگ ساری دنیا میں فداکاری اور خود رفتگی کی تبلیغ کریں۔ دنیا والوں کو بتائیں کہ حق کی راہ میں عدل الٰہی کے قائم کرنے اور زمانہ کے مشرکوں کی دست درازیوں کو کوتاہ کرنے میں کوئی بھی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اس فرزند توحید نے ہر چیز یہاں تک کہ حضرت اسمٰعیلؑ ذبیح اللہ ایسے فرزند کوبھی قربان کردیا تاکہ" حق" زندہ و پائندہ رہے۔

حضرت ابراہیمؑ بت شکن اور ان کے عزیز فرزند (حضرت اسمٰعیلؑ) اور سب سے بڑے بت شکن حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بشریت کو یہ تعلیم دی ہے کہ" بت" چاہے جس شکل میں بھی ہو اسے توڑدینا چاہئے۔ کعبہ جو" اُمّ القریٰ" ہے وہاں سے بساط زمین کا آخری نقطہ ہمیشہ کے لئے بتوں سے پاک ہونا چاہئے، بت چاہے جس شکل میں ہوں، چاہے وہ مجسّمے ہوں، چاند سورج ہوں، چاہے حیوان

وانسان اور چاہے تاریخ کے سب سے برتر اور خطرناک بت ''طاغوت'' حضرت آدمؑ صفی اللہ کے زمانہ سے لیکر حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کے زمانہ تک اور حضرت محمد حبیب اللہ ﷺ کے زمانہ سے لیکر زمانہ کے آخری بت شکن کعبہ حضرت مہدی آخر الزماںؑ کے زمانہ تک اس سلسلہ کے ہر فرد نے ''ندائے توحید'' بلند کی۔ کیا ہمارے زمانہ کی بڑی طاقتیں ''بت'' نہیں ہیں جو دنیا والوں سے اپنی اطاعت وفرمانبرداری اور پرستش کرانا چاہتی ہیں اور اپنے زور اور مکروفریب سے دنیا والوں پر اپنی اطاعت زبردستی تھوپتی رہی ہیں۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ نے اول زمانہ میں اور ان کے بعد حبیب خداؐ نے کعبہ ہی سے توحید کی صدا بلند کی اور آخر زمانہ میں آنحضرتؐ کے عزیز فرزند حضرت مہدی روحی فداہ اسی کعبہ ہی سے ''ندائے توحید'' بلند کریں گے۔ خدا نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا: واذن فی النّاس بالحج یاتوک رجالاوّعلی کل ضامریاتین من کل فج عمیق۔ (سورہ حج آیت ۲۷)اور فرمایا ''وطھربیتی لطائفین والقائمین والرکع السجود'' (سورہ حج آیت ۲۶)

یہ تطہیر ہر طرح کی گندگیوں سے تطہیر ہے جن میں سب سے بالاشرک ہے جس کا ذکر آیۂ کریمہ کے شروع میں ہے۔

سورہ توبہ میں ہم پڑھتے ہیں واذان من اللہ ورسولہ الی النّاس یوم الحج الاکبر ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ (آیت ۳)

حضرت مہدی منتظر (عج) تمام ادیان اور مسلمانوں کے متفقہ علیہ عقیدہ کے مطابق (کعبہ) سے ''ندا'' بلند کریں گے اور انسانیت کو دعوت توحید دیں گے۔ توحید کی ہر ندا اور آواز مکہ ہی سے بلند ہوئی ہے اس لئے ہم کو بھی ان کی پیروی کرنی چاہئے اور ہم کو بھی '' توحید کلمۂ'' اور کلمۂ توحید کی صدا اسی مقام سے بلند کرنی چاہئے۔ صدا وفریاد، دعوت وتبلیغ اور مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کے زندہ وکوبندہ اجتماعات سے بتوں کو توڑ دینا چاہیے۔ اور شیطانوں کو جن کا سرغنہ شیطان بزرگ (امریکہ) ہے ''میقات'' میں سنگسار کرکے دور بھگا دینا چاہئے تاکہ ہم حضرت خلیل اللہؑ حضرت حبیب اللہ اور حضرت مہدی ولی اللہ کا حج بجالائیں۔ ورنہ ہمارے حق میں کہا گیا ہے ماا کثر الضجیج واقل الحجیج۔ (شور وغوغا کرنے والے تو بہت ہیں مگر حج کرنے والے بہت کم)۔

امید ہے کہ بیت اللہ الحرام کے محرم حجاج چاہے وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں اور کسی مذہب کے پابند ہوں مواقف ومشاعر محترمہ میں دنیائے کفر پر اسلام کے کامیابی کے لئے

دعا کریں گے مسلمانوں اور مسلمان حکومتوں کی بیداری کے لئے آواز بلند کریں گے اور زیادہ سے زیادہ دعا کریں گے۔ ہوسکتا ہے کہ خداوند کریم ''محیط وحی'' میں جہاں جاہلیت کے اصنام توڑے گئے دعا کرنے سے مسلمانوں پر فضل وکرم کردے اور صدر اسلام کی عظمت وبزرگی انہیں دوبارہ عطا کرکے ان کے ملکوں پر اغیار اور دنیا کے خونخواروں کی دست درازیوں کو کم کردے اور مسلمانوں پر اپنی رحمت ومغفرت کی بارش کردے۔ انه غفور۔

۱۔ اہم امور میں سے جن کے لئے حجاج کرام، علماء اور قافلوں کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنا قیمتی وقت صرف کریں، حج کے مسائل کو یاد کرنا ہے۔ ممکن ہے کہ ان سے کوتاہی کرنا بہت زیادہ زحمتوں کا باعث ہو جیسے حج کا باطل ہوجانا یا احرام پر باقی رہنا۔

علماء اعلام اپنے اپنے حاجیوں کے قافلہ کی تبلیغ کریں۔ ان کے لئے مناسک حج کے درس کی مجلسیں قائم کریں اور حجاج کرام کے لئے واجب ہے کہ مسائل کو یاد کرنے میں ایک لحہ بھی کوتاہی نہ کریں۔ انہیں چاہئے کہ تمام مسائل حج کو یاد کریں اور مناسک حج کو مسائل کی معلومات کے ساتھ انجام دیں۔

۲۔ سبھی جانتے ہیں اور جاننا چاہئے کہ گذشتہ صدیوں سے اب تک مسلمانوں کے سروں پر کیا کیا مصیبتیں نازل ہوچکی ہیں خصوصاً آخری دوصدیوں میں اغیار کی حکومتیں اسلامی ملکوں پر اپنے ہاتھ بڑھا چکی ہیں ان کے منحوس وجود نے مسلمانوں کو اندھیروں اور تاریکیوں میں ڈھکیل دیا ہے اور ان کے خداداد ذخائر کو بادفنا کے حوالے کردیا ہے اور برابر کرتی رہتی ہیں۔

سیاسی اور اجتماعی مسائل سے مسلمانوں کی غفلت جو محروم مسلمان قوم پر استعمارگروں، استحصال پسندوں اور غرب وشرق کے حواریوں کے ذریعہ تھوپی گئی ہے، یہاں تک کہ اکثر علمائے اسلام نے یہ گمان کرلیا بلکہ ابھی اسی گمان میں ہیں کہ اسلام سیاست سے جدا ہے اور ایک مسلمان کو سیاست میں دخل نہیں دینا چاہئے۔

فریبی غارتگروں نے اپنے نام نہاد روشن فکر ہوا خواہوں کے ذریعہ ''مسیحیت منحرف'' کے مانند اسلام کو بھی گوشہ نشین اور گوشہ گیر کرنے کی کوشش کی اور علماء کو عبادی مسائل میں محبوس، ائمہ جماعت کو مساجد اور عقدوازدواج کی محافل میں مقید، مقدسین کے گروہ کو ذکر ودعامیں سرگرم اور عزیز نوجوانوں کو عیش وعشرت میں مبتلا کر کے انہیں مسلمانوں کے سیاسی واجتماعی امور کے میدان سے

خارج اور اسلامی ملکوں کے مسائل سے غافل کردیا ہے۔ اس سلسلہ میں انہیں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی اور انہوں نے ہماری اس جہالت وغفلت سے غلط فائدہ اٹھایا۔ انہوں نے مسلمانوں کے ملکوں کو یا توزیر اثر کرلیا یا ان کو استثمار کیا۔ بہت سے مسلمان حکام وسلاطین کو اپنا نوکر بنالیا اور ان کے ذریعہ مسلمان ملتوں کو کمزور کیا اور ان کا استحصال کیا۔ ان ملکوں سے وابستگی اور مسلمانوں کے فقروفاقہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت ان کے ہاتھوں مجبورہوکر رہ گئی۔ مسلمان اب بھی غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ سامراج کے ہوا خواہ اپنے پروپگنڈے اور بڑی طاقتیں تسلط اور غارتگری کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور کرایہ کے دنیاوی ملا مسلمانوں کو پسماندہ رہنے اور انہیں جہالت وغفلت میں پڑے رہنے کو ہوا دے رہے ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

۳۔منجملہ ان مسائل کے جودنیا کے مسلمانوں اور مستضعفوں کو استحصال پسندوں کی قید وبند سے نہیں نکلنے دیتے اور انہیں افتادگی وپستی میں ڈالے ہوئے ہیں، ایک غلط پروپگنڈہ یہ ہے کہ علم وتمدن اور ترقی صرف امپریلزم اور کمیونزم سے مخصوص ہے اور وہی لوگ خصوصاً مغربی افراد اور سب سے بڑھ کر امریکہ ہی ترقی یافتہ وبرترقوم ہے دوسرے لوگ پست اور ذلیل ہیں ان کی ترقی نسلی برتری کی وجہ سے ہے اور ان کی جہالت وپستی بھی نسلی ہے۔ بالفاظ دیگر وہ لوگ درجہ تکامل پر پہنچے ہوئے انسان ہیں اور یہ لوگ تکامل کے اس مرحلہ میں ہیں جہاں سے وہ کروڑوں سال بعد ان کے درجۂ تکامل تک پہنچ سکیں گے، لہٰذا ان کی ترقی کی کوشش بے کار ہے۔ آزاد لوگوں کو چاہئے کہ یاتو وہ مغربی سرمایہ داری سے وابستہ ہوجائیں یا مشرقی کمیونزم سے۔ یہ ہمہ طرفہ پروپگنڈے مغرب زدہ اور مشرق زدہ افراد یا تو بڑی طاقتوں کے حکم سے کررہے ہیں اور یا اپنی کوتاہ نظری کی بناء پر۔ دوسرے لفظوں میں ہم خود کچھ نہیں رکھتے لہٰذا ہم کو چاہئے کہ ہر چیز مغرب کی بڑی طاقت سے۔ حاصل کریں یا مشرق کی بڑی طاقت سے علم، تمدن، قانون اور ترقی ساری چیزیں ان سے حاصل کریں۔ اس فکر کے زیراثر آج آپ ہمارے تاریک دن کو ملاحظہ کررہے ہیں جو ہم پر تھونپا گیا ہے۔ ہماری ہر چیز چاہے وہ کتنی ہی ممتاز ہو اس جرم میں کہ وہ اپنی ہے اس کے خریدار کم ہوتے ہیں چنانچہ اس پر مغربی چھاپ لگادیجاتی ہے تاکہ خریدار زیادہ ہوسکیں۔ایرانی کپڑے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے کنارے پر خارجی یا لاطینی حروف ہوں تاکہ خریدار پیداہوسکیں۔

وہ بیماریاں جن کا علاج خود اپنے ہی ملک میں اچھی طرح ہوسکتا ہے مگر ان کے علاج کے

لئے بھی باہر جانا ضروری ہے جب کہ بعض غیر مسلم مفکرین ومصنفین نے قوی دلائل سے ثابت کیا ہے کہ علم وتمدن اسلام ہی کے ذریعہ یورپ میں پھیلا ہے اور مسلمانوں ہی نے ان امور میں پیش قدمی کی ہے۔

یہ کہنا چاہئے کہ ہماری یونیورسٹیاں ایک مغرب زدہ گروہ یا ان کے مزدوروں کی سرپرستی میں چلائی جارہی ہیں۔ اور متعہد مفکرین جو اقلیت میں تھے ان کی قوت وصلاحیت کو سلب کرلیا گیا۔ اس مغرب زدہ گروہ نے ہمارے نوجوانوں کو مغرب کا عاشق بنادیا تھا انہیں جوق درجوق ملک سے باہر بھیج کر ان سے استعماری کام لیتے اور بھرپور مغربی، غیر اسلامی اور غیر قومی افکار کا حامل بنا کر ملک میں واپس بھیجتے تھے۔ آخری صدی کا یہ حادثہ تمام اسلامی اور ان کے مثل ممالک سے متعلق رہا۔ بہرحال اس مجمل داستان کی تفصیل سب ہی کو پڑھنی چاہئے۔

۴۔ ان مسائل میں سے ایک جو مسلمانوں کے لئے ان کے ممالک کے دفاع اور حفاظت میں رکاوٹ کا سبب بنتے ہیں وہ وسیع پروپگنڈا ہے جس کے ذریعہ غیر ملکی طاقتوں کو اور بھی بڑا کرکے دکھانا ہے۔ آج سے پہلے برطانیہ کو مغرب زدہ روشن خیال لوگوں نے ایک ہوا بنا رکھا تھا اور اس کو بے چاری مجبور اور بے خبر قوموں پر سوار کررکھا تھا مثلاً اگر انگریزی سفارتخانے کے ایک چپراسی کے ساتھ اونچی آواز سے بات کی جائے تو ایران کو صفحۂ ہستی سے مٹادیا جائے گا اور اسی انگریزی سفارتخانے کا جھنڈا جس مجرم کے مکان پر بھی لگادیا جاتا، وہ ہر قسم کی سزا سے محفوظ ہوجاتا تھا اور حکومت یا وزیر اعظم کو برطانوی سفیر کا صرف ایک اشارہ ہی کافی تھا کہ وہ ان کے احکام کو کسی چون وچرا کے بغیر انجام دیں اور ان احکام کی اطاعت کریں اور آج مسلمان ممالک میں ان دوبڑی طاقتوں خصوصاً امریکہ کا اور بھی بڑھا چڑھا کر ہوا بنا رکھا ہے اور ان کا خیال ہے کہ اگر کوئی ملک اور ان دوبڑی طاقتوں میں سے ایک کو صرف یہ کہدے کہ تمہاری آنکھوں کے اوپر ابرو بھی موجود ہے تو وہ ملک تباہ وبرباد ہوجائے گا اور اپنی خام خیالی کے ساتھ انہوں نے موجودہ دور سے گذشتہ ادوار کا مقابلہ کرتے ہوئے اور مغرب زدہ وابستہ ممالک کو اپنے خاص قسم کے پروپگنڈوں کے ذریعہ چڑھاتے ہوئے مسلمانوں کو ان کے حقوق اور ممالک کے دفاع سے مایوس کردیا ہے چنانچہ خود فروش نام نہاد قومی رہنماؤں کا جرم بھی اصلی مجرموں سے کم نہیں ہے۔

۵۔آج ان مسلمانوں کا علاج کیا ہے؟ ان بتوں کو توڑنے کے لئے دنیا کے مسلمانوں اور

مستضعفوں کا فرض کیا ہے؟ دوسرے فرائض میں سے ایک فرض جو بنیادی ہے اور ان مشکلات اور مصائب کوختم کرنے والا اور ان بدعنوانیوں کو فنا کردینے والا ہے ’’مسلمانوں کا اتحاد‘‘ بلکہ مستضعفوں اور غلامی کی زنجیروں سے جکڑی ہوئی قوموں کا اتحاد۔ اور یہی وہ اتحاد ہے کہ جس کے لئے قرآن کریم اور اسلام شریف نے بھی بہت زور دیا ہے جس کو ایک وسیع تبلیغ اور عام دعوت کے ذریعہ وجود میں آنا چاہئے اور اس دعوت اور تبلیغ کا مرکز مکہ معظّمہ ہے۔خصوصاً حج کا موقع ہے، وہ حج جو حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ اور حضرت محمدؐ حبیب اللہ سے شروع ہوا، اور آخری زمانے تک حضرت امام مہدی علیہ السلام بقیۃ اللہ ارواحنا المقدمہ الفداعج تک جاری رہے گا۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملتا ہے کہ لوگوں کو حج کی دعوت دو تاکہ لوگ اپنے مفادات کے مشاہدے کے لئے تمام اطراف سے آئیں، معاشرے کا سیاسی، اجتماعی، اقتصادی اور ثقافتی مفاد بھی اسی میں ہے اور اے ابراہیمؑ (خلیل اللہ) تم جو ان کے لئے پیغمبر ہو اور تم نے اپنی زندگی کے عزیز ترین ثمرہ (بیٹے) کو خدا کی راہ میں قربان کردیا، لہٰذا دنیا کے تمام انسانوں کو تمہاری پیروی کرنی چاہئے ان کو دکھا دو کہ تم نے بتوں کو توڑ دیا ہے اور ماسواء اللہ کے سب کو دور پھینک دیا ہے۔ سورج ہو یا چاند، مجسمے ہوں یا حیوانات اور انسان تم نے جو کچھ خدا کے بندوں کو کہا ہے وہ حق پر مبنی ہے انّی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنيفاً وما انا من المشركين۔ (سورہ انعام آیت ۷۹) اور سب مسلمانوں پر فرض ہے کہ پیغمبروں کے عظیم الشان سردار اور توحید کے علمبردار کی پیروی کریں اور ایسے ہی سورۂ توبہ میں حکم ملا کہ سب کو عام اجتماع کے لئے مکہ معظّمہ میں جمع ہونے کا حکم دو۔

اسی طرح قرآن مجید میں ہم پڑھتے ہیں واذان من اللّٰه ورسوله الى النّاس يوم الحج الاكبر ان اللّٰه برئ من المشركين ورسوله (سورہ توبہ آیت ۳) مشرکین سے نجات حاصل کرنے کے لئے نعرہ اور وہ بھی حج کے دوران، یہ ایک سیاسی اور عبادتی نعرہ ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے۔ اب اس نام نہاد کرائے کے مولوی کو بتادینا چاہئے جو امریکہ، روس اور اسرائیل کے مردہ باد کہنے کو خلاف اسلام جانتا ہے کہ کیا خدائے تعالیٰ اور رسول خداؐ کے احکام کی پیروی مراسم حج کے خلاف ہے؟ اور کیا تم اور تماری طرح امریکہ کے پٹھو مولوی، خداوند تعالیٰ اور رسول اکرمؐ کے احکام کو جھٹلانا چاہتے ہو اور ان بزرگوں کے احکام کی پیروی اور اطاعت کو خدائے تعالیٰ کے حکم کے

منافی سمجھتے ہو اور مراسم حج کو کفار اور مشرکین سے نجات حاصل کرنے کے خلاف جانتے ہو؟ اور اسی طرح کیا تم خداوندتعالیٰ اور رسول اللہؐ کے احکام کو اپنے بنیادی منفعت کی خاطر بھلا دینا چاہتے ہو اور اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں ، ستمگروں اور ظالموں پر لعنت بھیجنے اور ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کو کفر سمجھتے ہو؟

ہماری خواہش وتمنا ہے کہ سعودی عرب کی حکومت خدا سے غافل ان مولویوں کے وسوسوں پر توجہ نہ دے اور جیسا کہ اس نے وعدہ کیا ہے مسلمانوں کو مراسم حج کی ادائیگی اور کفار ومشرکین سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس خدائی عمل میں آزاد چھوڑ دے اور ان کے ساتھ خصوصاً ایرانی، فلسطینی ، لبنانی اور افغانی زائرین جو کفار کی جارحیت کا نشانہ بنے ہوئے ہیں، تعاون کرے تا کہ وہ اپنے دنیا کے تمام مظلوموں کے مشترکہ دشمن کو اپنے متحدہ نعروں کے ساتھ دنیا کے سامنے تعارف کرائیں۔ میں تاکید کے ساتھ بیت اللہ الحرام میں شرفیاب ہونے والے ایران اور دوسرے ممالک کے زائرین سے درخواست کرتاہوں کہ نظم وضبط کو ملحوظ خاطر رکھیں اور میرے نمائندے جناب حجت الاسلام آقائے خوینی ہا کے احکام پر عمل کریں اور دنیا کے تمام مسلمانوں کو اپنا بھائی سمجھیں اور ان کے ساتھ ایک وفادار مسلمان کی طرح سلوک کریں ۔ مجھے امید ہے کہ سعودی عرب کی حکومت بھی ایرانی حاجیوں کے ساتھ، جو غدار اور ظالم ستمگاروں کی اسلامی ممالک پر جارحیت اور ان کی بے جامداخلت کے خلاف آواز اٹھارہے ہیں، بہتر طور پر تعاون اور ہم آہنگی کرتے ہوئے پورے اتحاد اور اتفاق کے ساتھ جارح کفار کے خلاف حریم کعبہ میں مذمت کرنے کی اجازت دے گی تا کہ وہ لوگ بھی اس سال جیسا کہ خداوند تعالیٰ اور رسول خدا کی مرضی ہے مراسم حج کو ادا کرسکیں۔

۶۔ دوسرے تمام مسائل میں سے جو دنیا کے مستضعف اور مسلمان افراد کے لئے ظالم استحصالی نظام اور دنیا کے امپریلسٹوں کے خلاف انقلاب برپا کرنے کے لئے ضروری ہے یہ ہے کہ عام طور پر یہ ظالم طاقتیں رعب اور دھمکی یا اپنے پروپگنڈوں یا اپنے علاقائی غداروں کے ذریعے اپنے ناپاک مقاصد دوسرے ملکوں میں نافذ کرتے ہیں، لیکن اگر یہ کمزور قومیں ہوشیاری اور اتحاد کے ساتھ مقابلے پر ڈٹ جائیں تو وہ ہرگز اپنے مقاصد کو ان کے ملکوں میں نافذ اور جاری نہ کرسکیں گے۔ اس دعوے کی بہت زیادہ دلیلیں موجود ہیں اور ان میں سے سب سے بہترین دلیل اس علاقے کے ملکوں یعنی ایران اور افغانستان میں مداخلت ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ایران دست بستہ امریکہ کا

غلام تھا اور اسی طرح ایران امریکہ کی فوجی چھاؤنی بن چکا تھا۔ اس کی فوج بھی امریکی مشاورین کے ہاتھ میں تھی اور ثقافت بھی شاہ کے نوکروں، چاکروں، وظیفہ خوروں، حکومت اور پارلیمنٹ کے ہاتھ میں تھی، ملکی اقتصاد بھی امریکہ سے وابستہ تھا اور معزول شاہ اس علاقے میں امریکہ کا سب سے طاقتور تھانیدار بن چکا تھا۔ اس کے حامی اور پشت پناہ امریکہ اور اس سے وابستہ دوسرے ممالک تھے۔ شاہ فوجی سازوسامان کے لحاظ سے بھی بہت ہی طاقتور تھا۔ان تمام چیزوں کے باوجود ایران کی عظیم الشان قوم نے، جس کے پاس نہ تو فوجی سازوسامان تھا اور نہ اس کو کسی قسم کی ٹریننگ ہی حاصل تھی، اپنے خالی ہاتھ مضبوط ایمان، پختہ ارادے، خداوند تعالیٰ پر بھروسے اور اپنی ذات پر اعتماد کے ساتھ، جس کی تعلیم اس نے اسلام سے حاصل کی تھی، بہت تھوڑی مدت میں معجزانہ طور پر مغرب زدہ افراد کے ان خیالی اور خود ساختہ بتوں کو چکناچور کردیا اور دو ہزار پانچسو سالہ ظلم وستم کو نابود کردیا۔ اس طرح تاریخ ساز اور بت تراش طاقتوں کو حرف غلط کی طرح مٹادیا۔ افغانستان پر روس کے بزدلانہ حملے اور اس کی طاقتور غاصب اور جارح فوج اور اسی طرح اس ملک کی غدار سیاسی جماعت کو مسلمانوں نے اپنے خداوند تعالیٰ پر ایمان اور بھروسے کے ساتھ تہس نہس کردیا ہے۔ یہاں تک کہ اب روس بڑی پریشانی اور پشیمانی کے ساتھ اپنے ظالمانہ حملے پر افسوس کے ہاتھ مل رہا ہے۔ اب وہ اس حیرت اور فکر میں ہے کہ کسی طرح بے عزتی اور بے آبروئی کے بغیر افغانستان سے اپنی فوجیں باہر نکال سکے۔ اسی طرح الجزائر کی طاقتور قوم اور اس قوم کے وفادار علماء ہی تھے جنہوں نے غاصب فرانس اور انگلستان کو الجزائر اور عراق سے نکال باہر کیا۔ ان استحصال پسندوں اور ظالموں کے رعب وخوف کو ختم کرنے کے لئے کافی ہے کہ مسلمانوں اور اسلامی ممالک کی حکومتوں کو گہری نیند سے بیدار کیا جائے تاکہ اس خود ساختہ جادو اور شیطانی سحر کو مٹادیں۔ اسی طرح مسلمانوں اور ان کی حکومتوں کو جن کی تعداد ایک ارب ہے اور مشرق ومغرب کی زندگی کی شہ رگ اور قیمتی ذخائر ان کے ہاتھ میں ہیں۔ ان ممالک کو خوف وہراس اور دہشت سے باہر لایا جائے جیسا کہ ایران نے جس کی آبادی ۳۶ ملین (تین کروڑساٹھ لاکھ ہے) اپنی محدود طاقت کے باوجود تمام بڑی طاقتوں کو اپنے آپ سے دور کردیا ہے اور تمام استحصالی قوانین کو توڑ دیا ہے اور مفت خور مشیروں کو اپنے پیارے ملک سے باہر نکال دیا ہے۔ مسلمان حکمرانوں کو چاہیئے کہ عبرت حاصل کریں،اوران استحصالی پروپیگنڈوں پر کان نہ دھریں جو انقلاب کے شروع سے لے کر آج تک ایران کو ایک دیوالیہ ملک اور اس کی حکومت کو مٹ جانے

والی حکومت کے طور پر متعارف کراتے رہے ہیں اور کرا رہے ہیں۔ پس ایک اسلامی طاقت جس کا مقصد صرف مسلمانوں کی سرفرازی اور ظالموں سے نجات ہے اور جو ایسے ہی خداداد قیمتی ذخائر کو ان سے محفوظ رکھنا چاہتی ہے اور جو یہ چاہتی ہے کہ دوسرے تمام بھائیوں کے درمیان بھی صلح وصفائی ، ایمانی اتحاد برقرار رہے، اس کی عزت کریں اور انہیں جاننا چاہئے کہ طاقتور ممالک موقع پرست اور ابن الوقت ہیں جن کا مقصد صرف یہی ہے کہ اسلامی ممالک اور غریب قوموں کے قدرتی ذخائر پر قبضہ کرلیں اور جب مصیبت پڑے تو ان کو مصائب کے مقابلے میں اکیلا چھوڑ دیا جائے۔ کیونکہ ان کی لغت میں ''وفا'' کا لفظ موجود ہی نہیں۔

۷۔ اگر انشاء اللہ وہ وحدت اور اتحاد جس کا حکم خداوندتعالیٰ اور رسول خداؐ نے فرمایا ہے مسلمانوں اور اسلامی حکومتوں اور اسلامی ممالک کے درمیان پیدا ہوجائے اور سبھی اس اتحاد پر ثابت قدم ہوجائیں تو اسلامی حکومتیں آپس کے تعاون اور حمایت کے ساتھ ایک ایسی دفاعی فوج بناسکتے ہیں جس کی تعداد کروڑوں سپاہیوں پر مشتمل ہوگی۔ اور اس کے علاوہ ان کے پاس لاکھوں سپاہیوں پر مشتمل ایک ریزروفوج بھی موجود ہوگی۔ اس وقت یہ اسلامی ممالک دنیا کی سب سے بڑی طاقت بن سکتے ہیں۔ لیکن اب جبکہ یہ مقصد پورا نہیں ہوسکتا۔ البتہ اسلامی حکومتیں اس علاقے میں ایک ایسی ریزروفوج جس کی تعداد لاکھوں افراد پر مشتمل ہو اپنے اسلامی ممالک کے دفاع کی خاطر وجود میں لاسکتے ہیں۔ اور اگر ایسا کریں تو یہ ایک عظیم طاقت بن جائیں گی۔ مجھے امید ہے کہ علاقے کی حکومتیں اپنے مذہبی، لسانی اور نسلی اختلافات کو نظر انداز کرکے صرف اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہوجائیں اور اس اہم کام کی فکر کریں ، اور اس کا منصوبہ بنائیں اور اس طرح بڑی طاقتوں کے سامنے سر جھکانے اور ان کا نوکر بننے سے نجات حاصل کریں۔ اور اپنی آزادی سے لطف اندوز ہوں۔ ایسی طاقت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ سب حکومتیں آپس میں اتحاد اور اپنی قوموں کے ساتھ مفاہمت پیدا کریں تاکہ اپنے ملک کے دفاع کی خاطر ایسے زندگی بخش منصوبے پر غور وخوض کرسکیں۔ اس منصوبے میں اسلامی مملکت ایران سے سبق حاصل کریں جو اس علاقے بلکہ تمام دنیا میں اسلامی ممالک اور اپنے اسلامی بھائیوں کا مدافع ہے۔

آج ایران چاہتا ہے اور کوشش کررہا ہے کہ ان تمام مشکلات، رکاوٹوں اور محاصروں کے باوجود اپنے نوجوانوں کو جنگی اور فوجی تعلیم دے اور اب تک جیسا کہ رپورٹ ملی ہے تقریباً دس لاکھ

جوانوں نے تربیت اور ٹریننگ حاصل کرلی ہے، تاکہ بوقت ضرورت ایک اشارے پر اپنے اسلامی ممالک کے دفاع کے لئے ہتھیار پہن لیں۔ اس علاقے کی اسلامی حکومتیں بھی اگر ایرانی حکومت کی طرح اپنی قوموں سے تعاون کریں اور خود بھی اپنی قوموں کا ساتھ دیں اور لوگوں کو یہ احساس ہو کہ حکومت ہماری خادم ہے تو ان ممالک میں بھی یہ کام آسانی سے انجام پاسکتا ہے۔ یہ امر اس اہم کام کا مقدمہ ہوگا جس کا اسلام نے حکم دیا ہے اور اس کا منصوبہ مسلمانوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ ہمیں سخت افسوس ہے کہ اسلام اپنے مختلف پہلوؤں کے ساتھ ابھی تک پوری طرح پہچانا نہیں گیا ہے اور اپنی پوری تاریخ میں استحصالی اور استعماری پردوں کے اندر چھپا کر رکھا گیا ہے ۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ان سیاہ پردوں کو دور ہٹادے اور مسلمانوں کی آنکھوں کو اسلام کے حقیقی نور سے منور کردے۔ تاکہ دنیا پر واضح ہوجائے کہ اسلام دنیا کے لئے کیا کچھ لایا ہے اور اسلامی تعلیمات کا جو مقصد ہے وہ یہ ہے کہ افراد دنیا میں صلح وصفائی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گزاریں اور امید ہے کہ حضرت امام مہدی آخر الزمان ارواحنا فداہ کے ظہور سے یہ اہم کام انجام پاجائے گا۔ انسانوں کی اخروی سعادت اور دنیاوی خوشبختی اسی میں ہے کہ وہ خدا کے احکام کی پیروی کریں اور اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے۔

۸۔ مسلمانوں اور خصوصاً علاقے کے مظلوم اور کمزور انسانوں کو جان لینا چاہئے کہ اسرائیل اپنے مہروں میں تبدیلی کے ذریعہ شاید فلسطینی اور لبنانی جانبازوں کو گمراہی میں مبتلا کرنا چاہتا ہے کیونکہ وہ کبھی بھی اپنے شوم مقصد سے غافل نہیں ہوگا یعنی دریای نیل اور دریائے فرات کے درمیان مسلمانوں اور مسلمان ملکوں پر حکومت اور غلبہ حاصل کرنا جو دریائے نیل سے دریائے فرات تک پھیلے ہوئے ہیں اور امریکہ جو اس علاقے میں رعب، خوف اور وحشت پھیلا رہا ہے، اسرائیل جیسے اپنے پٹھو کا مکمل طور پر حامی اور پشتیبان ہے تاکہ وہ علاقے میں اپنے مظالم جاری رکھ سکے ۔ لہٰذا ان طاقتوں کے سیاسی کھیل کو ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہئے اور وہ لوگ جو اسرائیل کی حمایت کررہے ہیں، ان کو جان لینا چاہئے کہ وہ ایک زہریلے سانپ کی حمایت کرکے اسے مضبوط بنارہے ہیں ، اور جب بھی اسے فرصت ملے گی، خدانخواستہ اس علاقے کو خاک وخون میں یکساں کرکے مسلمانو کو نیست ونابود کردے گا۔ لہٰذا اس زہریلے سانپ کو جو آہستہ آہستہ رینگ رہا ہے۔ ہرگز مہلت اور فرصت نہیں دینی چاہئے۔ چنانچہ اگر ظالم صدام کو موقع ہاتھ آجائے تو وہ بھی اس علاقے میں اسرائیل سے کم خطرناک

ثابت نہیں ہوگا۔ پس ضروری ہے کہ علاقے کے امن وامان کی خاطر اور دین اسلام کی فلاح و بہبود کے لئے علاقے کی حکومتیں، صدام کی حمایت سے ہاتھ کھینچ لیں کیونکہ اب ایرانی فوج ایدھم اللّٰہ تعالیٰ نے خداوند تعالیٰ کی مدد کے ساتھ اس خطرناک جرثومہ کو موت کے نزدیک کردیا ہے لہٰذا ان کی دینی اور دنیاوی بہتری اسی میں ہے کہ اس کا ساتھ چھوڑ دیں کیوں کہ اگر اس کو موقع مل گیا تو وہ خلیج فارس کے کسی بھی ملک پر رحم نہیں کرے گا۔ آپ نے دیکھ لیا ہے، اب جبکہ وہ عبرتناک شکست سے دوچار ہوچکا ہے تو اس نے اپنی ایک تقریر میں کہا ہے کہ ''عربوں کو چاہیئے کہ عراق کی لیڈر شپ کو تسلیم کرلیں اور اس میں کسی قسم کا شک نہ کریں'' پس اگر یہ شخص طاقت پکڑ جائے گا تو یہ صرف ''لیڈر شپ'' پر ہی اکتفا نہیں کرے گا۔ ان حکومتوں کے تبلیغاتی لاؤڈ اسپیکر، جنہوں نے اسلامی ایران سے منہ کی کھائی ہے، وہ اپنے مقاصد کو پہنچنے اور زیادہ سے زیادہ قوموں کو زنجیروں میں جکڑنے کے لئے تمہیں ایران سے ڈرا رہی ہیں۔ لیکن ایسی حکومتوں کو جان لینا چاہیئے کہ ایران اسلامی تعلیمات کی پیروی میں ان تمام حکومتوں کے ساتھ برادرانہ اور مساویانہ سلوک کرے گا جو اسلامی قوانین کی مطیع اور فرمانبردار ہوں گی لیکن اس شخص اور حکومت کے ساتھ ہرگز صلح اور دوستی برقرار نہیں کرے گا جس نے ہمارے پیارے ملک میں اس قدر مظالم ڈھائے اور اتنے نقصانات پہنچائے ہیں۔ عراق کی عزیز قوم ایران کی فتح اور کامیابی کا شدت سے انتظار کررہی ہے تاکہ اس خطرناک اور زہریلے بچھو سے نجات حاصل کرلے۔ ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ یہ انتظار بھی زیادہ طولانی نہیں ہوگا۔

''الیس الصبح بقریب''

۹۔ محترم ایرانی حاجیوں اور حرمین شریفین کے گرامی زائرین کو جان لینا چاہیئے کہ وہ اس ملک سے تعلق رکھتے ہیں جس نے اسلامی مقاصد کے لئے ظالموں، ستمگروں اور جارحیت پسندوں کو اپنے ملک سے باہر نکالنے کے لئے انقلاب برپا کیا ہے اور اب خانۂ خدا اور رسول اللہﷺ کے روضۂ اطہراور ایسے ہی ائمہ کرام کے روضات مبارک کی زیارات کے لئے مکہ معظّمہ گئے ہیں وہ اپنے تمام اسلامی ممالک کے مسلمان بھائیوں کی حمایت میں ہیں۔ اسلام کے دشمنوں کے جھوٹے پروپگنڈے اور ان ممالک کی جھوٹی نیوز ایجنسیاں، ان کے اعمال واقوال اور رفتار پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں اور اس کوشش میں ہیں کہ رائی کا پہاڑ بنادیں اور اس طرح پوری دنیا کو اپنے جھوٹے پروپیگنڈوں سے بھردیں۔ اس صورت میں ان بھائیوں کی بہت چھوٹی سی غلطی اور خطا بھی خداوند تعالیٰ اور اس کے

پیارے پیغمبرؐ کے سامنے گناہ کے علاوہ حرمین شریفین کے تمام زائرین کے سامنے شرمندگی کا باعث ہوگی اور اس کے نتیجے میں بہت بڑا گناہ تصور ہوگا۔ کیوں کہ بعض اعمال اور الفاظ حرمین شریفین کی عزت وحرمت کے خلاف ہونے کے علاوہ اسلامی جمہوریہ ایران کی رسوائی کا باعث ہوں گے کہ خدانخواستہ یہ اسلامی جمہوری حکومت جو صرف اور صرف اللہ تعالی کی حکومت اور قرآن مجید کے مقدس آسمانی احکام، اور پیغمبر اکرمؐ کی سنت مقدسہ کی برقراری کے لئے معرض وجود میں آئی ہے بعض افراد کے بعض اعمال والفاظ کی خاطر اس طرح متعارف ہو کر عیب جو افراد کے ہاتھ میں ایک بہانہ آجائے تاکہ وہ اسلام اور اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف پروپگنڈا کرسکیں اور اس طرح اسلام اور ایران کے نورانی چہرے کو بدنما کر کے دکھانے کی کوشش کریں۔ اور اس امر کا گناہ، ان لوگوں کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا جو عبادت اور فریضۂ حج کے لئے تشریف لے گئے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ اپنے اعمال پر کڑی نظر رکھیں تاکہ بے جا اعمال اور گفتار جنم نہ لے سکیں۔ ہر شخص کو چاہئے کہ اپنے عزیز واقارب اور رشتہ داروں کے اعمال پر بھی نظر رکھے اور ان صحیح اسلامی اور انسانی پروگراموں کے مطابق عمل کرے جو میرے نمائندے جناب حجۃ الاسلام خوئینی ہا کے ذریعے بتائے گئے ہوں اور ان کے خلاف ورزی نہ کرے تاکہ زائرین کے لئے مشکلات اور ہرج مرج کے اسباب فراہم نہ ہوں۔

سعودی عرب کی پولیس اور ایسے ہی اس ملک کے حج وزیارت کے عہداروں کو توجہ کرنی چاہئے کہ ایرانی زائرین جو ایک انقلابی ملک سے آتے ہیں اور جو مدت تک مشرق ومغرب کے زیر ستم رہے ہیں۔ ان کا ملک غارت شدہ ہے اور اس ملک نے اپنے خداوند تعالی کی مدد کے ساتھ عوامی تحریک اور انقلاب میں حصہ لے کر دنیا کی بڑی اور ظالم طاقتوں سے نجات حاصل کرلی ہے اور اپنے مزدوروں اور چھوٹے بڑے افراد کی ہمت سے آزادی حاصل کرلی ہے اور اس ظالم شہنشاہی نظام کا خاتمہ کردیا ہے جس نے امریکہ کو اسلامی ملک اور مسلمانوں پر مسلط کررکھا تھا انہوں نے امریکہ اور روس کے مشیروں اور جاسوسوں اور پٹھوؤں کو یا تو پکڑ کر جیل میں بند کردیا ہے اور یا ان کو ملک سے باہر نکال دیا ہے اور اب بیت اللہ الحرام اور رسول خداﷺ کے مرقد اطہر اور ائمہ کرام علیہم السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے ہیں۔ وہ خداوند تعالی اور رسولؐ خدا کے مہمان ہیں، ان کی بے حرمتی اور توہین ان کے گرامی قدر میزبانوں کی بے حرمتی اور توہین ہوگی۔ کیونکہ یہ مہمان خاص طور پر اس لئے آئے ہیں کہ اپنے مناسک حج کے دوران، حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت محمدﷺ کی آواز پر لبیک

کہیں کیوں کہ ان کی آواز پر لبیک کا مطلب خداوند کی آواز پر لبیک ہے۔ لہٰذا ان لوگوں کے ساتھ، جنہوں نے ہر وادی اور شہر سے خداوند تعالی اور رسولؐ کی طرف ہجرت کی ہے، مہر ومحبت ، وفا اور اخوت کے ساتھ سلوک کریں اور خداوند تعالی اور رسول اللہؐ کے مہمانوں کو تکلیف اور آزار نہ پہنچائیں۔ کیونکہ یہ لوگ مناسک حج کی ادائیگی اور ایسے ہی مشرکوں اور کافروں سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں ۔ ان وفادار اور اسلامی مہمانوں سے پیار کریں اور ایک مقتدر اسلامی حکومت سے، اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں یعنی غاصب اسرائیل اور امریکہ کے حواریوں کے غلبے کو ختم کرنے کی خاطر جو اسلامی ممالک اور اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں، استفادہ کریں اور اس طرح مکہ معظّمہ کو مسلمانوں کا ایسا مرکز بنائیں جہاں ظالموں کے خلاف آواز اٹھے کیوں کہ یہ بھی حج کے اسرار میں سے ہے اور خداوند تعالیٰ انسانوں کے لبیک کہنے کا محتاج نہیں ہے۔ خداوند ہمیں شیطان اور نفس امارہ کی پیروی سے محفوظ فرما۔ ہمیں جاہ ومقام اور دنیا ونفس پرستی سے دور رکھ ۔ اسلامی ممالک کو دائیں اور بائیں طرف کی بڑی طاقتوں کے رعب ،خوف اور وحشت سے نجات حاصل فرما۔ اور انہیں اسلامی اور انسانی فرائض سے آشنا کردے۔ اسلامی ممالک اور اسلامی قوموں کو ان کے مقاصد کے حصول اور اخوت واتحاد کی طرف راہنمائی فرما۔ اور ایرانی حاجیوں کو جنہوں نے تیری راہ میں سخت مشکلات اور مصائب کا سامنا کیا ہے اور اپنے پاک مقصد کے لئے بے عزتی اور قید کی مشقتیں برداشت کی ہیں، اپنی رحمت اور اپنے نور خاص کا جلوہ عطا فرما۔ اے خدا ! غارتگر بڑی طاقتوں کو مسلمانوں کے ملکوں سے دور کردے۔ اور ہمیں جیسا کہ تو چاہتا ہے، ہدایت فرما۔ اور اسلامی فوجوں کو فتح ونصرت عطا فرما جو اپنے ممالک کا دفاع کر رہی ہیں۔ اور جارحیت پسند، غاصب اسرائیل، امریکہ ظالم روس کو شکست سے روبرو فرما۔ مسلمانوں اور اسلام کو مضبوط اور مستحکم بنا اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھ۔ آمین۔

والسلام

روح اللہ الموسوی الخمینی